7858 ـ كيا شوال كے چھ روزے مسلسل ركھنے ضروری ہيں

سوال

كيا شوال كے چھ روزوں ميں تتابع شرط ہے يعنى وہ مسلسل ركھنے چاہيیں يا يہ ممكن ہے كہ ان ميں فرق بھی كيا جاسكتا ہے ، كيونكہ ميں چاہتا ہوں كہ دو دو كركے ركھوں كيونكہ ہفتہ كے آخر ميں مجھے دو چھٹياں ہوتی ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اس ميں تسلسل شرط نہيں لھذا اگر وہ ايک ايک يا پھر تسلسل كے ساتھ بھی ركھے تو اس ميں كوئي حرج نہيں ، ليكن اس ميں جتنی جلدی كرے اتنا ہی افضل اوربہتر ہوگا ۔

اللہ تعالی كا فرمان ہے :

خير اوربھلائی ميں سبقت كيا كرو ۔

اورايک مقام پركچھ اس طرح فرمايا :

اپنے رب كی مغفرت وبخشش كی طرف جلدی كرو ۔

اورموسی عليہ السلام نے كہا :

اے رب ميں نے تيری رضا كے ليے جلدی كی ہے

اوراس ليے بھی كہ تاخير كرنے ميں آفات اورمشاكل پيدا ہوسكتی ہيں ، شوافع اوربعض حنابلہ كا مسلک يہی ہے ۔

ليكن اگر روزہ ركھنے ميں جلدی نہ بھی كی جائے بلكہ پورے مہينہ ميں چھ روزے ركھنے ميں كوئي حرج والی بات نہيں ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں :

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے : اس حدیث کی بنا پرشوال کے چھ روزے رکھنے مستحب ہیں ، ان کا کہنا ہے کہ : شوال کے چھ روزے شروع میں ہی مسلسل رکھنے مستحب ہیں لیکن اگر اس میں تسلسل نہ بھی رکھا جائے اورآخرشوال تک مؤخر کردیئے جائیں تو یہ بھی جائز ہے ۔

ایسا کرنے سے وہ اس سنت پر عمل پیرا ہوگا ، اوراس حدیث کے عموم اوراطلاق پر عمل ہوجائے گا ، اس میں کوئي اخلاف نہيں ، امام احمد اورداود رحمہم اللہ تعالی کا یہی کہنا ہے ۔ دیکھیں المجموع شرح المھذب ۔

واللہ اعلم .